Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

تار کا پتہ الفضل ربوہ — ٹیلیفون نمبر ۲۶

فی پرچہ ۱ر

یوم :- پنجشنبہ — ۹ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۳۰ احسان ۱۳۳۴ ہش * ۳۰ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۵۵

قبرص کے دہشت پسندوں نے برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا

برطانیہ نے مقابلہ کیلئے اپنی دیگر نو آبادیات سے پولیس اور فوج کے دستے بلانے کا فیصلہ کر لیا

نکوسیا ۲۹ جون ۔ تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ قبرص میں خانہ جنگی کے سے حالات پیدا ہو گئے ہیں ۔ جن کی وجہ سے برطانوی حکام نے دوسری نو آبادیوں سے پولیس اور فوج کے دستے بلوانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ ماہ تک دو ہزار سپاہیوں پر مشتمل یہ خاص دستے دہشت پسندوں کے خلاف سرگرم عمل ہو جائیں گے ۔

دہشت پسندی کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں ۔ گذشتہ ہفتے دہشت پسندوں نے دو اشخاص کو ہلاک اور ۲۲ کو زخمی کر دیا ۔ ان میں دو برطانوی سپاہی بھی شامل ہیں ۔ دہشت پسندوں نے برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے ۔ قبرص میں مقیم برطانوی اخباری نمائندوں نے قبرص کی موجودہ صورت حال کو ۱۹۴۸ء میں فلسطین کی صورت حال سے تشبیہ دی ہے ۔ جب کہ وہاں دہشت پسندوں نے اعلان جنگ کر دیا تھا ۔ ایتھنز ریڈیو نے ایک اعلان نشر کیا ہے جس میں قبرص کے یونانی نژاد باشندوں سے کہا ہے کہ انہیں برطانوی اقتدار کا جوا اتار پھینکنے کے لئے ہتھیار سنبھال لینے چاہئیں

اکالی ایجی ٹیشن کے سلسلے میں تین ہندو پولیس افسروں کی گرفتاری

نئی دہلی ۲۹ جون معلوم ہوا ہے کہ پولیس کے دو افسر اور ایک ہیڈ کنسٹیبل کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے پنجابی صوبہ کے حق میں نعروں پر پابندی کی خلاف ورزی کی ہے ۔ تینوں گرفتار شدگان ہندو ہیں ۔ کل امرتسر میں چالیس اکالی گرفتار کئے گئے ۔

جماعت اسلامی کے کام کرنے کا ڈھنگ اور پراپیگنڈا ٹیکنیک بالکل کمیونسٹوں کا سا ہے

اس جماعت کو ٹھوس تعمیری کام کی بجائے ہنگامی سیاست سے زیادہ دلچسپی ہے

ہفت روزہ چٹان لاہور مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۵ء میں پروفیسر محمد ہاشم صاحب فریدی لکھنوی "سفر پاکستان" کے عنوان سے لکھتے ہیں :-

"تنظیم اور اثر کے لحاظ سے مودودی صاحب کی جماعت اسلامی امتیازی خصوصیت کی مالک ہے ۔ کام کرنے کا ڈھنگ اور پراپیگنڈا ٹیکنیک بالکل وہی ہے ۔ جو کمیونسٹوں کا ہے ۔ وہی بے پناہ پراپیگنڈا اور وہی اپنے مسلک کی پرجوش تبلیغ لیکن ٹھوس تعمیری کاموں کی بجائے اس جماعت کو بھی ہنگامی سیاست سے زیادہ دلچسپی ہے ۔

ہندوستان میں اس جماعت نے ترمیک الیکشن میں حصہ لینا بند کر دیا ہے ۔ لیکن پاکستان میں یہی جماعت آزادانہ اور غیر جانبدارانہ الیکشن کا مطالبہ کرتی ہے ۔"

(چٹان لاہور ۲۷ جون ۱۹۵۵ء)

یوگوسلاویہ اور مغربی طاقتوں کی طرف سے مشترکہ اعلان

بلغراد ۲۹ جون ۔ یوگوسلاویہ ، برطانیہ فرانس اور امریکہ نے ایک مشترکہ بیان میں عالمی مسائل کے بارے میں "بڑی حد تک معاہدے" کا اعلان کیا ہے اور ایک مضبوط آزاد اور خود مختار یوگوسلاویہ کی ضرورت پر زور دیا ہے ۔

چاروں طاقتوں نے اپنے مشترکہ اعلان میں یوگوسلاویہ یونان اور ترکیہ کے معاہدہ بلقان کا ذکر بھی کیا ہے اور اس کو امن کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا گیا ہے ۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ بات چیت سے مختلف دیرینہ مسائل کے متعلق چار طاقتوں کی حکومتوں کے نقطہ نظر میں بڑی حد تک اتفاق کی توثیق کر دی ہے ۔

مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے متروکہ مکانوں کا نیلام

چندی گڑھ ۲۹ جون ۔ معلوم ہے کہ ایک دو دن تک مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے متروکہ مکانات کا نیلام شروع ہو جائے گا ۔ پانچ ہزار سے زائد مالیت کے مکان بذریعہ نیلامی فروخت کئے جائیں گے اس سے کم قیمت کے مکان مستحق الاٹیوں کو منتقل کر دئے جائیں گے ہندو سکھ پناہ گزینوں کے علاوہ مقامی لوگ بھی نیلامی میں بولی دینے کے مجاز ہوں گے ۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ

ربوہ ۲۹ ماہ احسان کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا ۔ صدارت کے فرائض مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ نے سر انجام دیئے

تلاوت قرآن مجید و نظم بعد عہد دہرایا گیا ۔ جس کے بعد قائد صاحب مجلس مقامی نے ماہانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی ۔ رپورٹ میں ربوہ کے خدام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا گیا تھا ۔ کہ گذشتہ ماہ کی مساعی کی وجہ سے نماز باجماعت میں خدام کی حاضری میں خوشکن اضافہ اور ترقی ہو رہی ہے ۔ اسی طرح صنعت و تجارت ، وقار عمل ، امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریک جدید ۔ اطفال الاحمدیہ ۔ غرضیکہ خدام الاحمدیہ کے قریباً تمام شعبوں میں کام کی رفتار ترقی کر رہی ہے

مکرم ناظم صاحب تعلیم نے نوجوانوں میں تقریری اور تحریری ملکہ پیدا کرنے کے لئے "بزم حسن بیان" اور مجلس انصار "سلطان القلم" کے قیام کی تفصیلات بیان کیں ۔

مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم سابق مبلغ امریکہ نے اپنی تقریر میں امریکہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور مکرم مہتمم صاحب تبلیغ نے تبلیغ کی ضرورت و اہمیت بتاتے ہوئے خدام کو تحریک فرمائی ۔ کہ وہ اپنے کچھ ایام تبلیغ حق کے لئے وقف کیا کریں ۔

آخر میں صاحب صدر نے تقریری مقابلہ میں اول دوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے اور پھر ماہانہ رپورٹ کے مختلف حصوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ کے خدام دنیا بھر کے خدام کے لئے ایک نمونہ کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اس لئے ان کے کام اور ان کی سرگرمیاں بھی معیاری حیثیت کی ہونی چاہئیں ۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسا امام عطا فرمایا ہے ۔ جسے دن رات ہماری بہتری اور بہبودی کا خیال ہے ۔ اور جس کا دل ہماری ادنیٰ سی تکلیف پر بھی تڑپ اٹھتا ہے ۔ آج جبکہ حضور بغرض علاج باہر تشریف لے گئے ہیں ۔ ہم سب کا فرض ہے کہ حضور کی صحت و عافیت اور بخیریت واپسی کے لئے اپنی دعاؤں کو وقف کر دیں تا جلد اللہ تعالیٰ وہ مبارک دن لائے جب کہ حضور پوری طرح صحت و عافیت کے ساتھ بخیریت پھر ہمارے درمیان رونق افروز ہوں ۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا ۔

(نامہ نگار)

ہانگ کانگ ۲۹ جون ۔ کمیونسٹ چین ۱۹۵۸ء کے اواخر تک پہلا ایٹم بم تیار کر لے گا معلوم ہوا ہے کہ حکومت چین سنکیانگ کے ایک دور افتادہ علاقہ میں روسی سائنسدانوں کی امداد سے ایٹمی پلانٹ تیار کر رہی ہے جو ۱۹۵۶ء کے اواخر تک مکمل ہو جائے گا ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء

مذہب اور الحاد

ہم نے الفضل میں کئی بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ آج الحاد نے مذاہب اور خدا پرستی کے خلاف ایک منظم محاذ قائم کر لیا ہے۔ جہاں پہلے دہریت اور الحاد محض انفرادی حیثیت رکھتے تھے۔ اور اکا دکا کوئی فلاسفر۔ پروفیسر یا آزاد خیال انسان قوموں میں پیدا ہوتا تھا۔ وہاں آج دہریت اور الحاد ایک متحرک اڈیالوجی کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ اور نہ صرف اشتراکیت کی بنیاد مادہ پرستی پر رکھی گئی ہے بلکہ یورپ کا موجودہ سرمایہ دارانہ نظام بھی دہریت اور الحاد کا ہی مددگار اور حامی ہے۔ اور اشتراکیت دراصل اسی الحادی نظام کے ردّ عمل میں دوسری الحادی تحریک معرض وجود میں آئی ہے۔ اور آخر الذکر نے اپنے عزائم سے وہ پردہ بھی اٹھا دیا ہے۔ جو سرمایہ دارانہ نظام نے بطور پالیسی قائم رکھا۔ اور براہ راست مذہب کی مخالفت کرنا اپنے طریق کار کے منافی سمجھا۔ مگر عملاً سرمایہ دارانہ نظام میں بھی مذہب اور خدا پرستی نہ صرف داخل نہیں۔ بلکہ یہ نظام بھی ان کے لئے ویسا ہی مہلک ہے جیسا کہ اشتراکیت۔

اس کی ابتدا ازمنہ وسطیٰ میں ہوئی جب یورپ عیسائیت کے توہم پرستانہ اعتقادات سے بیزار ہو گیا۔ اور بجائے صحیح مذہب کی تلاش کرنے کے رومی قانون اور یونانی تہذیب کو اختیار کر لیا۔ اس دن سے یورپ مذہب سے پرے ہٹتا اور مادہ پرستی کی طرف زیادہ سے زیادہ راغب ہوتا چلا گیا۔ اور آج اس نے کئی پہلوؤں سے ایک منظم صورت اختیار کر لی ہے۔ اور مذہب اور خدا پرستی کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض بت پرست اقوام میں ایسی تحریکیں پہلے سے بھی چلائی گئی ہیں۔ لیکن ان کا اثر محدود ہوتا تھا۔ اس کی وجہ شاید یہ ہوتی تھی۔ کہ عوام زیادہ تر ان پڑھ ہوتے تھے۔ اور ایسی تحریکیں صرف اہل علم لوگوں تک ہی محدود رہتی تھیں۔ مگر آج یورپ کی مادی ترقی کے ساتھ اس نے ایک عالمگیر صورت اختیار کر لی ہے۔ اور جیسا کہ ایک معاصر نے لکھا ہے "الحاد دہریت ڈرائنگ روم کی خوش گپیوں کی حدود سے آگے نکل کر مذہب اور خدا پرستی سے دو دو ہاتھ کرنے پر تل گئے ہیں"۔ (دعوت بحوالہ [illegible])

موجودہ وقت میں بے شک دہریت اور الحاد کا یہ منظم اور عالمگیر صورت اختیار کر لینا اندیشہ ناک ہے مگر تعجب خیز نہیں۔ موجودہ زمانہ میں ذرائع آمد و رفت اور رسل و رسائل کی تیز رفتاری کی وجہ سے تمام دنیا ایک واحد ملک کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور پچھلی چند صدیوں میں یورپ اور امریکہ میں جو مادی ترقی ہوئی ہے۔ وہ یکطرفہ ہوئی ہے۔ موجودہ عیسائیت جو ان اقوام میں مذہب کی واحد نمائندہ تھی مذہب کا حقیقی تصور ان میں بیدار نہیں کر سکی۔ بلکہ وہ ہر مادی ترقی پر رو کا دٹ بنتی رہی ہے۔ اور ترک دنیا پر زور دیتی رہی ہے۔ جو یورپ کی بڑھتی ہوئی عقل پرستی کے منافی تھی۔

اب سوال یہ ہے کہ الحاد نے جو مذہب اور خدا پرستی کو مٹانے کے لئے براہ راست اقدام کیا ہے اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ کیا وہ مذہب کو مٹانے میں کامیاب ہو جائے گا؟ اس کا جواب مادہ پرستوں کی طرف سے تو یہی دیا جاتا ہے۔ کہ مذہب چونکہ افیون ہے اور اب عقل انسانی بیدار ہو چکی ہے۔ اس لئے یقیناً مذہب مٹ جائے گا۔ مگر جو لوگ مذہب پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ الحاد آخر میں ناکام ہو گا۔ اور دانشمندانِ مغرب کو بھی از سر نو مذہب اختیار کرنا پڑے گا۔

ہماری اپنی رائے یہی ہے کہ باوجود اس کے کہ دہریت اور الحاد کے پاس اس وقت تمام دنیاوی طاقت ہے۔ وہ دین کے مقابلہ میں شکست یاب ہو گا۔ کیونکہ مادیات جس پر دین الحاد کی بنیاد ہے۔ پوری انسانی زندگی پر حاوی نہیں۔ انسان صرف روٹی سے زندہ نہیں رہتا۔ بلکہ زندگی کے ایسے اہم پہلو بھی ہیں۔ جن کی حفاظت کے لئے انسان بڑی سے بڑی مادی قربانی کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ مادہ پرست تحریکیں زندگی کے ان حقائق کو بالکل نظر انداز کر رہی ہیں۔ اور اگر ان کا نوٹس لیتی بھی ہیں۔ تو انہیں محض انسانی کمزوریاں سمجھتی ہیں۔ جن کو دور کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بظاہر کمزوریاں ہی دراصل انسانی حیات کا سرچشمہ ہیں۔

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام مادی طاقتیں ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں۔ جو دنیا سے مذہب کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو مذاہب کس طرح کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اتنی مادی قوت کے مقابلہ میں مذہب کیا کر سکتا ہے؟

اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مامور شروع میں تنہا ہی کھڑا ہوتا رہا ہے۔ اس کے پاس کسی قسم کی کوئی مادی طاقت نہیں ہوتی مخالفین اپنے تمام مادی ہتھیاروں کے ساتھ اس کو مٹانے کے لئے اٹھتے ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ مذہب غالب آ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا پیغام تمام قوم تک پہنچ جاتا ہے اور مخالفین کمزور ہوتے ہوئے آخر میں بالکل مٹ جاتے ہیں۔

ہمارا یقین ہے کہ اب بھی ایسا ہی ہو گا بالخصوص ہمارے اعتقاد کے مطابق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ ہے۔ جو آخر دنیا تک رہے گا اس لئے ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم کو مغربی اقوام میں پہنچایا جائے۔ اور انہیں محبت اور حکمت سے اسلام کا صحیح چہرہ دکھایا جائے۔ گویا ایسا وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو پہلے خود اسلام کے پابند ہوں۔ جو اسلام کی حقیقی قوت یعنی روحانی قوت رکھتے ہوں۔ وہ قوت جو مادی قوت پر فتح پاتی ہے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے۔

افسوس ہے کہ بعض مسلمان مصلحین اور قائدین نے مغرب کی مادی قوت سے متاثر ہو کر اسلام کو بھی ایک مادی تحریک سمجھ لیا ہے۔ اور وہ اس کی روحانی قوت کے قائل نہیں رہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دین بھی مادی قوت کے ذریعہ بر سر عروج لایا جا سکتا ہے۔ حالانکہ دین کا غلبہ پہلے روحوں پر ہوتا ہے نہ کہ جسموں پر۔ اور آخر میں جسم خود بخود روحوں کے تابع ہو جاتے ہیں۔

بے شک موجودہ عالمگیر صورت میں الحاد کی مادی قوتوں کا ذخیرہ اتنا وسیع نظر آتا ہے۔ کہ معمولی دل و دماغ کا انسان دین کی موجودہ کمزور حالت کو دیکھ کر یقین کر لیتا ہے۔ کہ آج دین کا الحاد کے مقابلہ میں کامیاب ہونا ناممکن ہے۔ مگر ہمیشہ ہی دین کو ایسے بظاہر ناممکنات سے پالا پڑتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ہی کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ البتہ دین آج بھی اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب وہ انبیاء علیہم السلام کا طریق کار اختیار کرے۔

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

— مورخہ ۳۰ رجون بروز جمعرات —

حسب دستور مورخہ ۳۰ رجون ۱۹۵۵ء بروز جمعرات یوم سیرۃ النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) منایا جائے گا۔ احباب جماعت اپنی اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر کے اس مبارک تقریب کو پوری شان کے ساتھ منائیں۔ اور جلسوں میں حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

خطبہ جمعہ

سورۃ فاتحہ میں خدا تعالےٰ نے وہ گُر بیان کئے ہیں جن سے کمیونزم اور کیپٹلزم کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے

آیت مالک یوم الدین کی لطیف تشریح

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ر جون ۱۹۵۵ء - بمقام زیورک

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
میں کئی جمعوں سے

سورۃ فاتحہ

کے متعلق یہ بیان کر رہا ہوں۔ کہ اس میں اللہ تعالےٰ نے وہ گُر بیان کئے ہیں۔ جن سے کیپٹلزم اور کمیونزم کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ آج بھی اس سلسلہ میں ایک کڑی میں نے بیان کرنی تھی۔ لیکن بوجہ اس کے کہ ہم سفر کی تیاری کر رہے ہیں۔ طبیعت میں کچھ پریشانی سی ہے۔ اس لئے وہ سارے پہلو جو میں بیان کرنا چاہتا تھا بیان نہیں کرتا۔ صرف مختصراً کچھ کہہ دیتا ہوں۔
آج

مالک یوم الدین

والا حصہ ہے۔ کہ دنیا میں حکومت کی بڑی غرض یہی سمجھی جاتی ہے۔ کہ وہ ہنگامی حالات (Emergencies) میں کام آئے۔ عام حالات میں افراد خود اپنا انتظام کر لیتے ہیں۔ حکومت کا کام یہی ہوتا ہے کہ جب ایک جتھہ اور گروہ یا ایک قوم کوئی شرارت کرے۔ تو اس وقت اس کو سنبھال لے۔ لیکن عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ حکومت ایسے کام سے عہدہ برآ نہیں ہوتی مثلاً ۵۳ء میں ہی دیکھو کہ

احمدیوں کے خلاف

شورش ہوئی۔ انکوائری کمیشن کے سامنے جب رپورٹیں آئیں۔ تو ہمیں یہ معلوم ہوا کہ بعض افسر جن پر ہم بدظنی کر رہے تھے۔ انہوں نے بغض کو چھپایا تھا۔ اور وقت پر گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی۔ اور بعض افسر جن پر ہم حسن ظنی کر رہے تھے۔ ان کے متعلق معلوم ہوا کہ انہوں نے ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ اور وقت پر اس کے تدارک کی فکر نہیں کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ

الٰہی حکومت

جو الحمد کی مستحق ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ وہ مالک یوم الدین ہوتی ہے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ لیکن میں ایک پہلو کو لیتا ہوں یوم الدین کے لفظی معنے تو جزا سزا کے وقت کے ہیں لیکن

اصل مطلب

یہ ہے۔ کہ قومی یا مجموعی خرابی یا مجموعی طور پر اچھے کام کے اجزاء اور فیصلہ کے وقت انفرادی واقعات تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ان کے روکنے یا ان کی جزا دینے سے نہ گورنمنٹ ڈرتی ہے۔ نہ اس پر ان کا کوئی بوجھ ہوتا ہے۔ اصل میں قومی واقعات ہی ایسے آتے ہیں۔ جنہیں یوم الدین کہنا چاہیئے۔ ایسے وقت بعض دفعہ گورنمنٹ ڈر جاتی ہے۔ کہ پبلک ہم سے کل پوچھے گی۔ یا بعض دفعہ وہ جزا دینے سے کوتاہی کر جاتی ہے۔ کیونکہ جزا اس کی طاقت سے بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جزا سزا کے دن کا مالک ہے

دنیوی حکومتیں

جزا سزا کے دن کی جج تو ہوتی ہیں۔ مالک نہیں ہوتیں خدا تعالےٰ جب جزا سزا دیتا ہے۔ تو اسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ وہ مجبور نہیں ہوتا کہ کسی کو جزا دے یا سزا دے۔ لیکن ایک جج ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عام عقل یہ کہتی ہے۔ کہ کوئی قوم جو مجرم ہو وہ کسی وقت پکڑی جاتی ہے۔ تو کل کو وہ پھر شرارت کرے گی۔ جب

مکہ فتح ہوا

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کو یہ کہہ کر معاف کر دیا کہ لا تثریب علیکم الیوم۔ اب یہ لا تثریب علیکم الیوم والا سلوک ایک جج نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عام عقل یہ کہتی ہے۔ کہ کوئی قوم جو مجرم ہو۔ جب وہ کسی وقت پکڑی جائے۔

تو اسے سزا دینی چاہیئے۔ ورنہ کل وہ پھر شرارت کرے گی۔ لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم تو مالک ہیں۔ دنیوی حکومتیں اس لئے مجبور ہیں۔ کہ اول تو وہ مالک نہیں۔ دوسرے انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ کل کو کیا ہو جائے گا۔ اگر آج عفو کر دیا۔ تو ممکن ہے کل شرارت ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم مالک ہیں آج کے دن کے بھی۔ اور جب کل آئے گا۔ تو ہم مالک ہیں کل کے دن کے بھی۔ ہمیں یہ ڈر نہیں کہ کل کو یہ لوگ

اپنی شرارت میں کامیاب

ہو جائیں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں سے فرمایا کہ لا تثریب علیکم الیوم

ظاہری عقل

نے کہا کہ آپ نے بڑی نادانی کی ہے۔ وہ قوم جو تیرہ سال سے تکالیف دے رہی تھی۔ اور جس کی شرارتیں متواتر چلی آرہی تھیں۔ آج وہ اتفاقاً قابو آگئی ہے۔ اور یہ اسے معاف کر رہے ہیں۔ کل کو اگر پھر انہوں نے شرارت کی۔ تو پھر کیا ہوگا۔

چنانچہ

عملی نمونہ

بھی خدا تعالےٰ نے دکھا دیا لا تثریب علیکم الیوم کہلانے والا بھی مالک تھا۔ اس لئے جو خرابیاں اس کے نتیجہ میں عقلی طور پر پیدا ہو سکتی تھیں۔ وہ بھی پیدا نہ ہوئیں چنانچہ بعد میں مکہ والوں کی طرف سے پھر شرارتیں نہیں ہوئیں۔ اور مسلمان ایسی جگہ پہنچ گئے۔ کہ ان کا نکلنا مشکل ہو گیا۔ مکہ کے لوگ شدید دشمن ہو گئے۔

ابو سفیان

(یہ ایک اور شخص ہے جو مکہ کا رئیس تھا) بیان کرتے ہیں کہ میں ہر وقت یہ سوچتا رہتا تھا کہ کوئی موقعہ پیش آئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے مل گئے تو میں نے کہا۔ اب میرا موقعہ آیا ہے۔ اب میں آپ کو قتل کر دوں گا۔ لیکن جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اور آگے آؤ۔ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ خدا تعالےٰ تمہارے دل کو صاف کرے۔ اور تمہارے سینہ سے تمام بغض اور کدورتیں نکال دے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے اندر ایک تبدیلی پیدا ہو گئی۔ حالانکہ میں گھر سے اس نیت سے نکلا تھا۔ کہ موقعہ مل جائے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں گا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے میرے سینہ پر ہاتھ رکھکر یہ فرمانے سے ایک طوفان تھا۔ جو میرے دل میں اٹھا۔ اور میں نے اسلام قبول کر لیا
اب دیکھو

لا تثریب علیکم الیوم

کہلوانا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ مگر کہلوانے والا کہتا ہے کہ ہم آج بھی مالک ہیں۔ اور کل بھی مالک ہیں۔ اگر پھر یہ قوم شرارت کرے گی تو تب بھی ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل سکتی۔ بعض دفعہ چور مارتے ہیں۔ تو پیچھے سے پولیس گولی چلا دیتی ہے۔ اور بعض لوگ تو [illegible]

حالانکہ وہ موت کے قائل نہیں ہوتے۔ گولی صرف اس لئے پولیس چلاتی ہے۔ کہ وہ بچ کر نہ نکل جائیں۔ اور ملک والے اس کے خلاف شورش نہ کردیں۔ اور یہ نامناسب ہے۔ لیکن اگر

پولیس بھی

مالکِ یوم الدین کی قائم مقام ہوتی تو کہتی کیا ہے کل کو وہ پکڑے جائیں گے۔ پھر وہ گولی نہ چلاتی۔ تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے لاتثریب علیکم الیوم کہلوایا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جان کو ظاہری عقل کے ماتحت خطرہ میں ڈلوا دیا۔ کہ اتنی لمبی لڑائی کے بعد محمد رسول اللہ غالب ہوئے۔ فاتح ہوئے دشمن کی قوم کو شکست پہنچی۔ گردنیں نیچی ہوگئیں۔ اور رسول اللہ کے سامنے وہ لوگ ذلیل ہوگئے۔ اور دلوں میں بغض پیدا ہوا۔ کہ اب اگر یہ قابو آ جائیں۔ تو پھر تو نہیں چھوڑیں گے۔ اور آگئے قابو۔ یہ بھی نہیں کہ قابو نہ آئے۔ تو پھر بھی کہتے کہ اتفاق حسنہ ایسا ہوا۔ کہ قابو نہیں آئے۔ مگر باوجود قابو آنے کے پھر مالکِ یوم الدین نے چھوڑ دیا۔ اور لاتثریب علیکم الیوم کے حکم کو جائز قرار دے دیا۔ اور ہم نے جو مالکیت کے لحاظ سے معاف اور رحم کیا تھا، اس کے جو بداثرات پیدا ہوسکتے تھے۔ ان کا بھی ہم نے ازالہ کر دیا۔

یہی اگر دنیوی حکومتیں کریں کہ بعض دفعہ مثلاً

نادر شاہ

جب دلی میں آیا۔ تو اس نے قتلِ عام کا حکم دے دیا۔ ہندوستان کی حکومت اگر انگریز کے ہاتھ سے نکلی۔ تو سب سے بڑی ذمہ واری جنرل ڈوائر پر تھی۔ اگر جنرل ڈوائر کا جلیانوالہ باغ کا واقعہ نہ ہوتا۔ تو ہندوستان سے شاید اتنی جلدی انگریز نہ نکل سکتے تھے۔ اس نے تمام ہندوستانیوں کے دلوں میں

انگریز کے خلاف

اتنا بغض بو دیا۔ کہ اس کی کوئی حد نہیں تھی۔ اگر جنرل ڈوائر بھی مالکِ یوم الدین کی حیثیت میں ہوتا۔ لیکن وہ مالکِ یوم الدین کی حیثیت میں نہیں تھا۔ وہ تو ماتحت تھا اور سمجھتا تھا۔ کہ اگر میں نے ان کے ساتھ کوئی عفو کیا۔ اور کل کو انہوں نے کوئی شرارت کی۔ تو گورنمنٹ مجھے پکڑے گی۔ اگر مالکِ یوم الدین کی حیثیت میں ہوتا۔ کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سلوک کروایا تھا۔ وہ سلوک کرتا۔ اور اس سختی کے وقت میں بھی ہندوستانیوں سے اتنی ذلت کا سلوک نہ کرتا۔ تو ان کے دل میں وہ بغض پیدا نہ ہوتا۔ جس کے نتیجہ میں ہندوستان انگریز کے ہاتھوں سے بھی نکل گیا۔

تو مالکِ یوم الدین میں بتایا۔ کہ یہ بھی

ایک طریقہ

ہے۔ جس سے الحمد حاصل ہوتی ہے اگر کوئی حکومت مالکِ یوم الدین بن کر رہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ مالکِ یوم الدین بن کر حکومت کرتا ہے۔ تو پھر عوام الناس میں اور ملک میں اور ارد گرد کے لوگوں میں بغض کبھی نہیں پیدا ہوسکتا۔ بلکہ تعریف ہی ہوتی ہے۔ کہ بڑے اچھے ہیں۔ تو فرماتا ہے۔ کہ الحمد حاصل ہوتی ہے مالکِ یوم الدین سے۔ جو مالکِ یوم الدین نہیں۔ اسے الحمد نہیں ملتی۔ جو رب العالمین نہیں اسے الحمد نہیں ملتی۔ جو رحمٰن نہیں اسے الحمد نہیں ملتی۔ جو رحیم نہیں۔ اسے الحمد نہیں ملتی۔ الحمد تبھی ملتی ہے۔ جبکہ وہ

رب العالمین کی صفت

کا مظہر ہو۔ رحمانیت کا مظہر ہو۔ رحیمیت کا مظہر ہو اور مالکِ یوم الدین کا مظہر ہو۔ پھر آگے کچھ اور مضمون ہیں۔ خود اس کے اندر بھی اور پہلو ہیں۔ مگر آج جانے کی وجہ سے طبیعت میں کمزوری اور پریشانی ہے۔ میں اگر زیادہ کام کی طرف متوجہ ہوں۔ تو طبیعت پریشان ہوجاتی ہے۔ اس لئے اس کو چھوڑتا ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بے مثال اخلاقی کمال

"سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت ہے۔ جس کا کل اسلامی دنیا پر اثر ہے۔ آپ ہی کی عزت نے پھر دنیا کو زندہ کیا۔ عرب جن میں زنا شراب اور جنگجوئی کے سوا کچھ رہا ہی نہ تھا۔ اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا۔ ہمدردی اور خیر خواہی نوعِ انسان کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا۔ اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے۔ بلکہ حقوق اللہ پر اس سے بھی زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پتھروں بوٹیوں۔ اور ستاروں کو دی گئی تھیں۔ قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالت مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کے لئے ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آ جائے تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم و جور کے بھیانک اور خوفناک نظارے کو دیکھے گا فاتح ایک طرف گرتا ہے مگر یہ فالج ایسا فالج تھا کہ دونوں طرف گرا تھا۔ فسادِ کامل دنیا میں برپا ہو چکا تھا۔ نہ بحر میں امن و سلامتی تھی اور نہ بر پر سکون و راحت۔ اب اس تاریکی اور ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ آپ نے آ کر کیسے کامل طور پر اس میزان کے دونوں پہلو درست فرمائے۔ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے اصلی مرکز پر قائم کر دکھایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اخلاقی طاقت کا کمال اس وقت ذہن میں آسکتا ہے۔ جبکہ اس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی جاوے۔ مخالفین نے آپ کو اور آپ کے متبعین کو جس قدر تکالیف پہنچائیں۔ اور اس کے بالمقابل آپ نے ایسی حالت میں جبکہ آپ کو پورا اقتدار اور اختیار حاصل تھا۔ ان سے جو کچھ سلوک کیا۔ وہ آپ کے علوِ شان کو ظاہر کرتا ہے۔ ابوجہل اور اس کے دوسرے رفیقوں نے کونسی تکلیف تھی۔ جو آپ کو اور آپ کے جاں نثار خادموں کو نہیں دی۔ غریب مسلمان عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر مخالف جہات میں دوڑایا۔ اور وہ چیری جاتی تھیں۔ محض اس گناہ پر کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پر کیوں قائل ہوئیں۔ مگر آپ نے اس کے مقابل صبر و برداشت سے کام لیا۔ اور جبکہ مکہ فتح ہوا۔ تو لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف فرمایا۔ یہ کس قدر اخلاقی کمال ہے۔ جو کسی دوسرے نبی میں نہیں پایا جاتا۔ اللھم صلِ علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد"

(الحکم نمبر ۲۵۔ جلد ۴۔ ۹ / جولائی ۱۹۰۰ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو نہ چھوڑو

"میں یہ بھی تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ بہت سے لوگ ہیں۔ جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے ان کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یا خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ جو طریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا۔ وہ محض فضول ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہ کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہو سکتا ہے۔ جن پر نبوت کے بھی سارے کمالات ختم ہوگئے۔ آپؐ نے جو راہ اختیار کیا۔ وہ بہت ہی صحیح اور اقرب تھا۔ اس راہ کو چھوڑ کر اور ایجاد کرنا خواہ وہ بظاہر کتنا ہی خوش کرنے والا معلوم ہوتا ہو۔ میری رائے میں ہلاکت ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے اتباع سے خدا ملتا ہے۔ اور آپؐ کے اتباع کو چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکریں مارتا رہے۔ گوہرِ مقصود اس کے ہاتھ میں نہیں آسکتا۔"

(الحکم نمبر ۳۶۔ جلد ۸۔ ۲۴ / جنوری ۱۹۰۴ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں عاشقانہ ترانہ

از بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

شانِ احمد را کہ داند جز خداوندِ کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

زاں نمط شد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم

بوئے محبوبِ حقیقی میدمد زاں روئے پاک
ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم

گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرشِ عظیم

منتِ ایزد را کہ من بر رغمِ اہلِ روزگار
صد بلا را مے خرم از ذوقِ آں عین النعیم

از عنایاتِ خدا و از فضلِ آں دادارِ پاک
دشمنِ فرعونیانم بہرِ عشقِ آں کلیم

آں مقام و آیتِ خاصش کہ بر من شد عیاں
گفتمے گر دیدمے طبعے دریں راہِ سلیم

در رہِ عشقِ محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزمِ صمیم

خان لیاقت علی کا قتل

مذہب کے نام پر اشتعال انگیزی کا سد باب کیا جائے

(از روزنامہ ملت ۲۸ جون ۱۹۵۵ء)

آج سے چار سال قبل جب راولپنڈی کے ایک جلسہ عام میں پاکستان کے اولین وزیراعظم خان لیاقت علی خاں کو ایک جنونی نے پستول کی گولی کا نشانہ بنا دیا تو اس وقت جتنے منہ اتنی باتیں بنائی گئیں۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ یہ قتل پاکستان کے اقتدار پسند طبقہ کی سازش کا نتیجہ ہے۔ بعض اسے امریکہ و برطانیہ کی رقیبانہ کشمکش سے منسوب کرتے تھے۔ بعض اس کے پردہ میں افغانستان اور بھارت کی ریشہ دوانیوں کا ہاتھ دیکھ رہے تھے اور بعض کے نزدیک لیاقت کا یہ حشر اس لئے ہوا کہ آخری عمر میں وہ اتحاد عالم اسلام کے داعی بن گئے تھے۔ تاہم ایسے افراد بھی موجود تھے۔ جو اس قتل کو "سیاسی اہمیت" دینے کو تیار نہ تھے۔ ان کے نزدیک سید اکبر نے یا تو کسی ذاتی رنجش کا انتقام لیا تھا یا وہ اس انتہا پسند طبقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ جو ملاؤں سے سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے ذہن میں اسلام کا ایک غلط تصور قائم کر لیتا ہے تاہم ان میں سے کوئی بھی مکتبۂ فکر اس قابل نہ تھا کہ اپنے نظریہ کی تصدیق کے لئے عدالتی ثبوت پیش کر سکتا یہی وجہ ہے کہ عوام کے مطالبہ پر حکومت نے خان لیاقت علی کے قتل کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا۔ ادھر پولیس بھی کھوج لگانے میں برابر مصروف رہی لیکن اسے اپنا کام ادھورا چھوڑ کر کمیشن کی ضروریات کے مطابق مواد فراہم کرنا پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سانحہ کا تفتیشی پہلو تشنۂ تکمیل ہی رہا۔ تاہم کمیشن نے کئی ماہ کی تلاش و جستجو اور چھان بین کے بعد جو رپورٹ پیش کی اس میں نتیجہ تو یہی نکالا کہ یہ قتل "انفرادی فعل" کا نتیجہ ہے۔ تاہم اس نے یہ اشارہ بھی کر دیا کہ اس قتل کے پس پردہ تین سازشوں کا امکان ظاہر کیا گیا ہے جن میں سے دو کا ایک دوسرے سے تعلق ہے لیکن ثبوت فراہم نہیں ہو سکا۔ اس فقرے نے قدرتی طور پر عوام کے دل میں کھلبلی ڈال دی۔ ادھر رپورٹ کے بعض حصے چونکہ مخفی رکھے گئے تھے۔ اسلئے عوام کا یہ مطالبہ برابر جاری رہا کہ سازش کے چہرے سے نقاب اٹھائی جائے۔ چنانچہ حکومت کو یہ معاملہ

سکاٹ لینڈ یارڈ کے ایک ممتاز سراغ رساں کے سپرد کرنا پڑا۔ جس نے چھ ماہ کی مسلسل چھان بین کے بعد اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی۔ حکومت نے اس رپورٹ کا جو خلاصہ اخبارات کو اشاعت کے لئے دیا ہے اس پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا۔ کہ تحقیقاتی کمیشن کی طرح برطانوی سراغرساں مسٹر سی ڈبلیو یورین بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خان لیاقت علی خاں کا قتل کسی سازش کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک انفرادی فعل ہے جس کے لئے قاتل سید اکبر نے نہ تو کسی دوسرے سے مشورہ لیا ہے نہ وہ کسی کے اشتعال میں آیا ہے بلکہ اس نے جو کچھ کیا اپنے مذہبی جنون کے تحت کیا۔ جہاں تک "سازشوں کے امکان" کا تعلق ہے۔ مسٹر یورین نے کہا ہے کہ ایک کے سوا ہر سازش کا الزام ایسے اشخاص نے لگایا تھا۔ جن کو پاکستان کا مفاد عزیز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اسکے ثبوت میں انہوں نے بتایا ہے۔ کہ ایک شخص بیرون پاکستان سے آیا۔ اور اس نے پولیس کے تین افسروں کو رضاکارانہ طور پر تین مختلف بیانات دینے کی پیشکش کی۔ اس کے آخری دو بیان بتدریج بہتر ہوتے گئے۔ اسے اس امید پر اچھی خاصی رقم دی گئی کہ اس نے کھلبلی ڈالنے والی تفصیلات بتائی تھیں۔ ان کا ثبوت حاصل کرنے میں بھی وہ پولیس کی مدد کرے گا۔ لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا اور اب ایک سال سے اس کی کوئی خبر نہ مل سکی۔ مسٹر یورین نے انکشاف کیا ہے کہ وہ ایک سابق پاکستانی ہے۔ اور اس کا بیان ہرگز قابل سماعت نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ پولیس افسر بھی آخر کار اسی نتیجہ پر پہنچے کہ اسے اعتماد میں نہیں لینا چاہیئے تھا۔ مسٹر یورین نے رپورٹ میں لکھا ہے کہ انہوں نے تمام ممکنہ "سازشوں" کی تفصیل سے تحقیقات کی۔ لیکن ان میں سے ایک بھی صحیح ثابت نہیں ہو سکی۔ پولیس نے اسبات پر ندامت کا اظہار کیا ہے کہ وہ سازش کا سراغ لگانے میں ناکام رہی۔ لیکن مسٹر یورین نے بڑے وثوق سے کہا ہے کہ

میری رائے میں منفعل یا نادم
ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

کیونکہ جب سازش ہوئی نہیں
تو سراغ کس بات کا لگایا جاتا؟

غرض برطانوی سراغ رساں نے قطعیت کے ساتھ بتایا ہے کہ لیاقت کے قتل کے پس پردہ کوئی سازش کارفرما نہیں تھی بلکہ یہ سید اکبر کے ذاتی جنون کا کرشمہ تھا جو خان لیاقت علی کی زندگی کو خلاف اسلام تصور کرتا تھا۔ اور بعض سربرآوردہ خواتین کی بے پردگی کے خلاف ایک دفعہ اپنے گھر میں غیظ و غضب کا اظہار بھی کر چکا تھا۔ ہماری رائے میں اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد وہ تمام شکوک و شبہات خود بخود ملیامیٹ ہو جاتے ہیں۔ جن کا تانا بانا خان لیاقت علی خاں کے سانحہ قتل کے ارد گرد کسی نہ کسی وجہ سے بُن دیا گیا تھا۔ لہذا مزید قیاس آرائی اب بند ہونی چاہیئے۔ لیکن مسٹر یورین کی رپورٹ نے حکومت اور عوام کو ایک سبق بھی سکھایا ہے۔ جو ان کی توجہ کا محتاج ہے سید اکبر نے اپنے مذہبی جنون کی تسکین کے لئے جو ہولناک قدم اٹھایا اس سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ اگر ان افراد اور جماعتوں پر پابندی عائد نہ کی گئی جو مذہب کے نام پر نفرت و حقارت پھیلاتی ہیں۔ تو نہ صرف معاشرے کی صحت مند اور جمہوری نشوونما رک جائے گی۔ بلکہ انفرادی آزادی کو بھی ہر لحظہ پستول کی گولی اور چھرے کے حملہ کا اندیشہ لاحق رہے گا۔ سید اکبر کو یقیناً الہام نہیں ہوتا تھا۔ اس نے مذہب کے متعلق اپنے غلط تصورات نیم پختہ ملاؤں کی تعلیم کے زیر اثر ہی قائم کئے ہوں گے جو "رواداری" کے اسلامی ارشادات پر عمل کرنے اور دوسروں کا نقطہ نگاہ سمجھنے کی بجائے ہمیشہ اس بحث میں الجھے رہتے ہیں۔ کہ فلاں چونکہ وہابی یا بریلوی یا شیعہ یا قادیانی ہے لہذا واجب القتل ہے۔ چنانچہ کون نہیں جانتا کہ خود خان لیاقت علی خان کی زندگی میں ایک تشدد پسند اسلامی جماعت نے اپنے اخبار میں نہ صرف مے و نغمہ اور رقص و سرود کی محفلوں کے بارے میں بعض من گھڑت اور فرضی داستانیں شائع کیں۔ بلکہ پاکستان کے رہنماؤں کے متعلق کھلے لفظوں میں لکھا کہ وہ غیر اسلامی زندگی بسر کر رہے ہیں اگر اس قسم کے پروپیگنڈے سے سید اکبر ایسے لوگ متاثر ہو گئے تو اس میں تعجب ہی کیا ہے؟ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ہم واشگاف الفاظ میں حکومت کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جب تک انتہا پسند جماعتوں اور مذہب کے نام پر اشتعال انگیزی کرنے والے جنونیوں کا ہاتھ نہیں روکا جاتا۔ اس وقت تک پاکستان میں سید اکبر بھی پیدا ابھرتے رہیں گے۔ اور خان لیاقت علی خاؤں کو بھی ان کے ہاتھوں برابر گولی کا نشانہ بننا پڑے گا۔ اس کا تجربہ دو سال پہلے ایک مذہبی تحریک کے زمانہ میں بھی ہو چکا ہے۔ اور اب پھر (بزعم خود) بعض دینی حلقے "جن کے منہ کو خون لگ چکا ہے" مذہب کے نام پر عوام کو بھڑکانے میں مصروف ہیں۔ اگر حکومت چاہتی ہے کہ پاکستان میں مذہب کے نام پر قتل و غارت کا جو سلسلہ جاری ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذہبی جنون "کو" برداشت اور رواداری کی راہ پر لائے۔ جس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ پہلے تو تمام فرقوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ ایک دوسرے کو "کافر" "زندیق" اور "واجب القتل" کہنا چھوڑ دیں۔ اس کے بعد نہ صرف روزانہ اخبارات میں منافرت انگیز مذہبی مضامین کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے بلکہ وہ لٹریچر بھی پھاڑ کر پھینک دیا جائے جس پر من مانے تصورات کی بناء پر فرقہ منافرت کی چنگاریوں کو بھڑکانے سے گریز نہیں کیا گیا۔ کیا حکومت یہ جرأت آزما قدم اٹھائے گی؟ اس کا جواب دینے سے پیشتر حکومت کو فسادات پنجاب اور قتلِ لیاقت کی تحقیقاتی رپورٹ پر ایک گہری نظر ڈال لینی چاہیئے۔

کلوا جمیعاً کا پروگرام

خدام میں اخوت اور اتحاد کے رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے ربوہ میں کلوا جمیعاً کا پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ جس میں تمام خادم اپنا کھانا لے کر ایک جگہ اکٹھے ہو کھاتے ہیں۔ چنانچہ ربوہ کے تقریباً تمام محلہ جات میں یہ پروگرام عمل میں لایا جا چکا ہے۔

قائد ربوہ مولانا نور الحق صاحب اس میں خود بھی شرکت فرماتے ہیں۔ اس ذریعہ سے خدام کو کھانے پینے کے اسلامی آداب سے بھی واقفیت بہم پہنچائی جاتی ہے۔

امانت خاص صدر انجمن احمدیہ کے متعلق حضور ایدہ اللہ کا
تازہ ارشاد

احباب نے نظارت بیت المال کا اعلان "احباب جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کی تعمیل کر دی ہے" پڑھا ہوگا۔ یہ اعلان اس سے قبل بھی کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ مگر دوستوں نے حضور کے مندرجہ ارشاد کے متعلق خاطر خواہ توجہ نہیں فرمائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "امانت خاص صدر انجمن احمدیہ" کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہوا ہے کہ اس مد میں جو رقوم بھجوائی جائیں گی وہ بطور قرض کے ہوں گی۔ اور یہ کہ "امانت خاص صدر انجمن احمدیہ" کا بقایا کم از کم چار پانچ لاکھ روپیہ تک پہنچ جانا چاہیئے۔

شروع شروع میں اس امانت کی ادائیگی کے بارہ میں کچھ پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ مثلاً موٹی موٹی رقوم کو ادا کرنے سے قبل چند یوم کا نوٹس دیا جانا ضروری تھا۔ مگر اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر تشریف لے جانے سے قبل کراچی سے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ "امانت خاص" سے رقوم واپس لینے میں کوئی پابندی نہ لگائی جائے۔ چنانچہ حضور کا یہ ارشاد احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

"میں نے پہلے آپ کو لکھا تھا کہ پچاس روپے تک یا اس کے لگ بھگ رقوم امانت دار کو ادا کر دیا کریں۔ بڑی رقوم کے لئے پوچھا کریں۔ اب میں لکھتا ہوں کہ بڑی رقوم کے لئے بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ جو شخص بھی امانت واپس لینا چاہیں اس کو دے دیا کریں۔ اگر کوئی بڑی رقم واپس لینا چاہے تو محبت اور نرمی سے سمجھائیں کہ آہستہ آہستہ لیں۔ تاکہ امانت کو نقصان نہ ہو۔ لیکن اگر پھر بھی کوئی اصرار کرے تو مطالبہ پر رقم ادا کر دیا کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ احمدیوں میں یقین اور اعتماد رہے۔ کہ جب وہ چاہیں اپنی رقم واپس لے سکتے ہیں۔"

حضور کا مذکورہ بالا ارشاد احباب کی خدمت میں بھجوا کر عرض ہے کہ احباب باہر کے بنکوں میں رقوم جمع کرنے کی بجائے "صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ" میں اپنے حساب کھلوائیں۔ اس غرض کے لئے جملہ جماعتوں کو فارم "امانت خاص" بھجوائے جا چکے ہیں۔

افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) ناصر احمد میعادی بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائیں۔ حکیم عبد الرحمن شمس شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

(۲) خاکسار کے خالہ زاد بھائی چوہدری محمد اسلم صاحب وینس بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ریاض احمد راولپنڈی)

(۳) برادرم محمد اسلم صاحب فاروقی جامعۃ المبشرین شاہد کلاس کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ محمد ہادی فاروقی قصور

(۴) بندہ نے امسال ایف۔ ایس۔ سی نان میڈیکل کا امتحان دیا ہے۔ بندہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

محمد عبد الرشید ممنہ گیٹ جھنگ شہر

(۵) میری بچی امۃ الباسط بعمر چھ ماہ بوجہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد سلیمان خاں قصور ضلع لاہور

(۶) میرا ٹیکنیکل امتحان پندرہ روز تک ہونے والا ہے۔ میری نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خالد ممتاز گورنمنٹ ارحنہ موونگ سکول جامشورہ حیدرآباد

(۷) ڈاکٹر عبد السلام پروفیسر کیمبرج عارضی طور پر مورخہ ۱۵/۶/۵۵ سے

Seiantfic Secretary Jenea confrence U.N.O. New York U.S.A.

مقرر ہو کر بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ چلے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ وہ دین و دنیا میں کامران ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر جگہ ان کی حفاظت فرمائے آمین

محمد حسین گورنمنٹ پنشنر جھنگ شہر والد ڈاکٹر عبد السلام

عہدیداران مال کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

نظارت بیت المال نے اضافہ آمد کے سلسلہ میں چندہ عام دینے والوں کا ایک انفرادی حساب رکھنے کی جو سکیم بنائی ہے اس سے جماعتوں کو آگاہ کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ عہدہ داران مال و دیگر احباب جماعت کو اس سکیم کی اہمیت کا علم ہو چکا ہوگا۔ اس سکیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یکم مئی ۱۹۵۵ء سے جو رقوم چندہ عام کی مد میں داخل خزانہ ہو چکی ہیں۔ ان کو احباب کے انفرادی کھاتوں میں بغرض ریکارڈ درج کیا جائے۔ لیکن ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے ایسی تفصیل موصول ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر عہدہ داران مال سے التجا کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی چندہ عام کی مد میں ارسال کردہ رقوم کی تفصیل سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ اور آئندہ چندہ عام کی رقوم بھجواتے وقت تفصیل ضرور بھجوایا کریں۔ جس سے معلوم ہو سکے کہ کن کن احباب کا چندہ ہے اور ہر دوست کی کتنی کتنی رقم ہے۔ امید ہے کہ عہدہ داران مال اس طرف خاص توجہ فرماتے ہوئے تعاون فرمائیں گے۔ ناظر بیت المال

نظارت تعلیم و تربیت کے اعلانات

بھرتی محکمہ ڈاک و تار

بطور (۱) کلرک ڈاکخانہ (۲) سارٹر و کلرک ریلوے میل سروس (۳) کلرک تار گھر (۴) کلرک ٹیلی گراف انجنیئرنگ آفس (۵) ٹیلیفون اوپریٹر (مرد) تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵/۱۷۰ دیگر الاؤنس علاوہ امتحان مقابلہ ۲۶-۲۷/۷/۵۵ کو۔ مجوزہ فارم درخواست و دیگر ہدایات پوسٹماسٹران ملتان راولپنڈی پشاور و لاہور سے طلب ہوں۔ درخواست کے ساتھ ۵/ روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام پوسٹماسٹر جنرل لاہور شامل ہو۔

شرائط۔ میٹرک عمر ۱۷ تا ۲۵ بروز امتحان۔ باشندہ پنجاب و سرحدی سرکل۔ درخواستیں ۹/۷/۵۵ تک بنام پوسٹماسٹر جنرل پنجاب و سرحدی سرکل لاہور پہنچنی لازم ہیں۔ (وصول لاہور ۲۳/۶/۵۵)

شوگر فیکٹری میں ٹریننگ کا نادر موقعہ

عرصہ ٹریننگ ۴ تا ۶ ماہ و ملازمت بعد ٹریننگ بطور شفٹ انجنیئر تنخواہ ۳۰۰-۳۰-۶۰۰ دوران ٹریننگ میں پاکستان میں ۱۵۰ روپے ماہوار الاؤنس گذارہ ۱۹۵۶ء میں غیر ملکی ٹریننگ کے لئے مستحق امیدوار کو ترجیح۔ شرائط گریجوایٹ کیمیکل انجنیئرنگ عمر ۱/۷/۵۵ کو ۲۵ سال تک درخواستیں ۲۰/۷/۵۵ تک بنام

The Operative Director (Suger) Pakistan Industrial Development Carporation Shipyard west wharf Karachi

(وصول لاہور ۲۳/۶/۵۵)

روڈس ٹرسٹ سکالرشپ پاکستان

۶۰۰ پونڈ سالانہ کا وظیفہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں اکتوبر ۱۹۵۶ء سے دو سال کے لئے تیسرے سال کیلئے بھی بشرط ضرورت سفر خرچ آمد و رفت بذمہ امیدوار۔ شرائط:۔ پاکستانی ۱/۱۰/۵۶ کو عمر ۱۹ و ۲۵ کے مابین۔ غیر شادی شدہ۔ فرسٹ کلاس یا بلند سیکنڈ کلاس ایم اے یا ایم۔ ایس۔ سی ڈگری یا فرسٹ کلاس بی اے۔ ڈگری آرٹس یا سائنس۔ درخواستیں ۳۰/۷/۵۵ تک مطلوب۔ فارمیں طلب کرنے کے لئے حسب ذیل ایڈریس ہے۔

Mr.. Justice J. Ortchason, C.B.E Secretary of Selection Committee 20 Punjab club Lahore

(وصول لاہور ۲۳/۶/۵۵)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے ضروری گذارش

تحریک جدید چونکہ ایک مستقل تحریک ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت میں تحریک جدید کا الگ سیکرٹری مقرر کیا جائے جو تحریک جدید کے دفتر اول و دفتر دوم اور مساجد بیرون پاکستان کے نئے وعدے حاصل کرنے اور پھر ان وعدوں کی وصولی کے لئے پوری طرح ذمہ دار ہو۔ جن جماعتوں میں ابھی تک سیکرٹری تحریک جدید مقرر نہ ہوا ہو۔ ان کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے تاکیداً گذارش ہے کہ وہ کسی موزوں شخص کا انتخاب کر کے دس جولائی تک ان کے نام و پورے پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع کر دیں۔

امید ہے دفتر ہذا کو یاد دہانی کی ضرورت نہ ہوگی

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

پاکستان اور افغانستان کی بات چیت ناکام ہو گئی

نقصان کی تلافی کے لئے حکومت پاکستان ٹھوس قدم اٹھائے گی

کراچی ۲۹ جون۔ کل شام سعودی عرب کے سفارت خانے سے ایک پریس نوٹ جاری ہوا ہے۔ جس میں شہزادہ مساعد نے بتایا ہے۔ کہ پاک افغان مسئلہ میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت پاکستان نے جو آخری تجاویز بھیجی تھیں۔ افغان حکومت نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔ حکومت پاکستان خاص رعایت کے طور پر اس بات پر رضا مند ہو گئی تھی۔ کہ کابل میں پاکستانی جھنڈے کو دوبارہ لہرانے کی تقریب کے بعد ایک ماہ کے اندر پاکستان میں افغانستان کے قونصل خانے کھول لئے جائیں لیکن شرط یہ ہے۔ کہ افغانستان پاکستان کے خلاف ایسے تمام پراپیگنڈے کو بند کرے۔ جو دونوں ملکوں میں نفرت اور گڑبڑ پیدا کرے۔ افغانی حکومت نے ان تجاویز سے اتفاق نہیں کیا۔ یہاں اب یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ افغانستان میں پاکستان کے سفارتی دفتروں پر حملوں کے بعد جو نقصان اور پاکستانی پرچم کی جو بے حرمتی ہوئی ہے حکومت پاکستان اس کی تلافی کے لئے ٹھوس قدم اٹھائے گی۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی پاکستان کے موقف کی وضاحت پہلے ہی کر چکے ہیں۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ کابل سے پاکستانی سفیر کو واپس بلا لیا جائے۔

تقسیم کشمیر سے متعلق اطلاعات کی تردید

کراچی ۲۹ جون۔ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے بھارتی اخبارات میں شائع شدہ ان خبروں کی تردید کی ہے۔ کہ پاکستان کشمیر کی تقسیم پر رضا مندی کے لئے آمادہ ہے۔ ترجمان نے کہا۔ کہ ایسی اطلاعات شائع کرنا بھارتی اخبار نویسوں کا دل پسند مشغلہ ہے۔ ترجمان نے مزید کہا۔ کہ تقسیم سے متعلق تجاویز کو پاکستان سے منسوب کرنے کا بھارتی اصول فن اس حقیقت کے باوجود مضحکہ خیز ہے کہ اس کا انحصار شر انگیز منصوبوں پر ہوتا ہے۔ اور ہر مہینے اسی قسم کی خبریں بھارت کے اخباروں میں شائع کی جاتی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ ان خبروں کی تردید ایک اکتا دینے والا مسئلہ بن چکی ہے۔ اور کوئی شخص مشکل سے ہی اس سلسلے کو جاری رکھ سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اقوام متحدہ کی قرار دادوں کا پابند ہے۔ اور بھارت بھی وہاں ایک پارٹی کی حیثیت رکھتا ہے۔

لاہور فیروزپور ریلوے کی بحالی

ملتوی کر دی گئی

نئی دہلی ۲۹ جون۔ فیروزپور اور لاہور کے درمیان ریلوے گاڑیوں کی آمد و رفت کے سلسلہ کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ فیروزپور سے سرکاری ذرائع سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آمد و رفت کو دوبارہ شروع کرنے کی پہلی تاریخ یکم جون مقرر کی گئی تھی۔ اطلاع میں التوا کی وجہ نہیں بتائی گئی۔

کرنافلی پیپر ملز میں روزانہ اسّی ٹن کاغذ تیار ہو رہا ہے

چٹاگانگ ۲۹ جون۔ کرنافلی پیپر ملز میں اب کاغذ بنانے کے لئے تمام دیسی گودا استعمال ہو رہا ہے۔ اس کا اعلان کل یہاں ملز کے دوسرے سالانہ عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ڈائریکٹروں کے بورڈ کے صدر مسٹر غلام فاروق نے کیا۔

انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ مل میں روزانہ اسی ٹن کاغذ تیار ہو رہا ہے مسٹر غلام فاروق نے بتایا کہ ہنگاموں میں جن مشینوں کو نقصان پہنچا تھا ان کی جگہ اب نئی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کرنافلی پیپر ملز پاکستان میں جدید ترین طرز کا واحد کارخانہ ہے۔

شیراز میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا

تہران ۲۹ جون۔ موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جنوبی ایران کے شہر شیراز میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ یہ قدم حکومت نے بہائی اور دوسرے مذہبی فرقوں کے درمیان لڑائی کے بعد اٹھایا ہے۔ اس لڑائی میں پچاس کے قریب اشخاص شدید زخمی ہوئے۔

پنجاب میں کپاس کی فصل

لاہور ۲۹ جون۔ پنجاب میں کپاس کی فصل بابت ۱۹۵۵ء کے چوتھے اندازے کے مطابق جنوری ۱۹۵۵ء تک اس فصل کے زیر کاشت رقبہ کا تخمینہ سترہ لاکھ ستائیس ہزار سات سو ایکڑ لگایا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال کے تخمینہ اور اصل رقبہ کے مقابلہ میں علی الترتیب دس اعشاریہ چار فی صدی اور ساٹھ اعشاریہ آٹھ فی صدی زیادہ ہے۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ کل زیر کاشت رقبہ میں دس لاکھ ۷۷ ہزار سات سو ایکڑ رقبہ میں دیسی کپاس اور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ رقبہ میں امریکی کپاس بوئی گئی ہے۔ موسمی حالات بالعموم موافق رہے۔ اور فصل کو کسی قسم کی بیماری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ کل پیداوار کا تخمینہ ۸ لاکھ دو ہزار ۸ سو گانٹھیں لگایا گیا ہے۔ جس میں ایک لاکھ ایک سو گانٹھیں دیسی کپاس کی اور سات لاکھ دو ہزار سات سو گانٹھیں امریکی کپاس کی۔

ہمارے مولوی

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے لائل پور میں مولانا مودودی کے بیان کو چیلنج کرتے ہوئے کہا۔ کہ "وہ ختم نبوت کی تحریک میں شامل تھے۔ اگر وہ اصرار کرتے ہیں۔ کہ وہ تحریک ختم نبوت میں شامل نہیں تھے۔ تو میں ان سے حلفیہ بیان کا مطالبہ نہیں کرتا۔ بلکہ صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بچوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہہ دیں۔ کہ ان کا تحریک سے کوئی تعلق نہیں تھا۔"

اب سنیئے تحریک ختم نبوت کے ایک اور مولوی مرتضیٰ احمد خاں صاحب میکش فرماتے ہیں۔

"تحریک تحفظ ختم نبوت کو لیجئے۔ اپنے یوم پیدائش سے لیکر سنہ ۱۹۵۱ء تک اس سے الگ تھلگ رہے۔ جب دیکھا دوسرے لوگوں کی جدوجہد کے صدقہ میں عامۃ المسلمین اس تحریک سے متاثر ہیں۔ تو عوام میں سستی مقبولیت حاصل کرنے کے لئے مودودی صاحب نے اپنی جماعت کے آٹھ نکات میں اس نقطے کا اضافہ کر لیا۔ کہ "جماعت اسلامی" بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے مطالبہ کی حامی ہے۔" اسی سلسلہ میں مولانا مودودی صاحب نے شیخوپورہ میں ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

"سب سے زیادہ حیرت انگیز عمل بعض علماء کا ہے۔ جو حق کے راستہ کا کانٹا بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح دشمنانِ حق کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ اسلامی دستور اور اسلامی نظام کے مخالفین کو پاکستان میں کسی سے کد اور عداوت ہے۔ تو مجھ سے اور جماعت اسلامی سے ہے۔ جس کا جی چاہے قادیانی اخبارات اور رسائل اٹھا کر دیکھ لے۔ اس کو معلوم ہو جائیگا۔ ان کا جتنا غیظ و غضب میرے اور جماعت اسلامی کے خلاف ہے۔ اتنا کسی شخص یا جماعت سے نہیں۔ وہ اپنے لئے خطرہ نہ جمعیۃ العلماء اسلام کو سمجھتے ہیں۔ نہ جمعیۃ العلمائے پاکستان کو اور نہ احرار کو اور نہ کسی دوسرے گروہ کو۔ ان کی عداوت کے سارے زہریلے تیر میرے اور جماعت اسلامی کے لئے وقف ہیں۔"

یہ تو تھی ہمارے مولویوں کی بات۔ اب بھارت کے ایک مولوی کا بیان سنیئے۔ مولانا حفظ الرحمٰن ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلمائے ہند نے کہ بمبئی کے بائیکلہ اسٹیشن روڈ پر ہونے والے اجتماع میں فرمایا۔

"آج کل مسلمانوں خصوصاً مولویوں میں ایک دوسرے کو کافر اور بے ایمان بنانے کی وبا عام ہے۔ افسوس ہے۔ کہ وہ مسلمان جسے خدا نے اپنا نائب بنا کر دنیا میں بھیجا تھا۔ ایک دوسرے کے خلاف فتنہ انگیزی پھیلانے میں پیش پیش ہے۔ جب تک مسلمانوں میں یہ برائیاں رہیں گی۔ وہ بظاہر زندہ تو رہیں گے لیکن زندگی کی روح سے محروم رہیں گے"

(مجید لاہوری از روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲۳ جون ۱۹۵۵ء)

میاں ممتاز دولتانہ اور مسٹر کھوڑو میں اہم ملاقات

لاہور ۲۸ جون۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو اور میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے درمیان کل دستور ساز اسمبلی میں مغربی پاکستان کے مسلم لیگی ارکان کے گروپ کی تشکیل کے بارے میں گفت و شنید ہوئی۔ ملاقات کے دوران پاکستان کی موجودہ سیاسی صورت حال اور دستوریہ کے انتخاب کے بعد مختلف پارٹیوں کے نمائندوں کے بارے میں غور کیا گیا۔ اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ میاں ممتاز دولتانہ مسٹر کھوڑو کے تعاون سے ایک مضبوط گروپ معرض وجود میں لانے کے قابل ہو جائیں گے۔ اگرچہ ابھی تک اس مسئلے پر سردار عبد الرشید وزیر اعلیٰ سرحد کے ساتھ ان کی بات چیت نہیں ہوئی۔ تاہم انہیں امید ہے۔ کہ پنجاب اور سندھ کے نمائندوں کے گٹھ جوڑ میں سردار عبد الرشید اور ان کے رفقاء بھی شامل ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دولتانہ کھوڑو گروپ نہ صرف دستور ساز اسمبلی میں اپنی قیادت کے لئے کوشاں رہے گا۔ بلکہ مغربی پاکستان کے ایک یونٹ میں بھی ان کی پوزیشن نہایت مستحکم اور مضبوط ہو گی۔

روزنامہ اجیت کے ایڈیٹر اور گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے سکوٹری گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۲۹ جون۔ کل اکالی مورچہ کا آزمائشی دن تھا۔ اور کل ۱۵ اکالیوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ جو سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔ گرفتار ہونے والوں میں مشرقی پنجاب کے علاوہ اندور کے سکھ بھی تھے۔ جالندھر کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی پولیس نے کل اکالی روزنامہ اجیت کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور اس کے ایڈیٹر سردار سادھو سنگھ کو گرفتار کر لیا۔

سردار سادھو سنگھ ہمدرد موہچہ کے سکوٹری بھی ہیں۔ پولیس نے کل شہر میں کئی چھاپے مارے اور نو اور اکالیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے سکوٹری بھی ہیں۔

مستقل امن کے لئے ہر قوم کو قربانی دینی ہوگی (آئزن ہاور)

واشنگٹن ۲۹ جون۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ امریکہ دنیا میں مستقل امن کا خواہشمند ہے اور عارضی جنگ بندی نہیں چاہتا۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ اگر دنیا کی تمام قومیں مل جل کر ترقی کرنا چاہیں تو تمام قوموں کو قربانی کرنی ہوگی۔ صدر آئزن ہاور نے کہا کہ امریکہ ہر قیمت پر امن قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ روس نے کہا ہے کہ وہ ایٹمی اور ہائیڈروجن بموں کے استعمال کی ممانعت کرنے کے سلسلے میں ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کے تجربے ختم کرنے کے لئے تیار ہے۔

لنڈن کے کمیونسٹ اخبار ڈیلی ورکر نے کہا ہے کہ روسی نمائندہ نے یہ تجویز عالمی امن اسمبلی کے اجلاس میں پیش کی تھی۔

صدر آئزن ہاور نے بنگور کے مقام ریاست میں امریکی وزیر خارجہ ڈلس کے ساتھ ایک اہم کانفرنس کی۔ اس کانفرنس میں اس امریکی طیارے کے متعلق تازہ ترین صورت حال پر غور کیا گیا جو جیرنگ کے علاقہ میں گرایا گیا تھا۔

جے۔ وی مدرسین کی فوری ضرورت

مدرسہ پرائمری امدادی چک ۹۸ شمالی سرگودھا کے لئے دو جے۔ وی مدرسین کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق ہوگی۔ خواہشمند احباب خاکسار کے پتہ پر جلد اطلاع دیں تاکہ بعد انتخاب انہیں جلد بلایا جاوے۔

ملک غلام نبی مینیجر مدرسہ و امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا

پچاس ہزار روپے کے امدادی فنڈ کی منظوری

بوگرا ۲۹ جون۔ حکومت نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پچاس ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے جس سے منہدم شدہ مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔ اور اس رقم سے سرکاری ملازمین کو امداد کے طور پر قرض بھی دیئے جائیں گے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سیلاب زدگان کی فہرست بنائی ہے (اے پی)

درخواست دعاء

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اسحٰق چند [illegible] بعارضہ خسرہ بیمار ہیں۔ تشویش بہت ہے بزرگان [illegible] درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

ابو المنیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ [illegible]